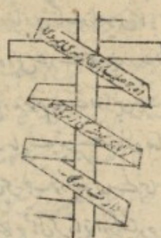


نور افشاں



قیمت سالیانہ بامحصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول عہ

نمبر ۲۶ - جلد ۱۱ - | لودیانہ ۲۸ جون ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبار

مصر میں بغاوت کے آثار پھر نمودار ہونے لگے ہیں **سلطان** روم نے ایک اور جرمن فوجی افسر نوکر رکھا ہے۔ **یونان** نے انگلستان سے چار نہایت سنگین جنگی جہاز خرید کئے ہیں۔ **کوئٹہ** میں ایک پٹھان نے سرِ بازار ایک گورے کو قتل کر ڈالا ہے۔ **شنواریوں** نے امیر کابل کی تمام فتوحات کو بدل ڈالا ہے۔ **شاہ زولو** کے حال کی خانہ جنگی میں ۲ ہزار آدمی مارے گئے۔ **انگلستان** کی گورنمنٹ لارڈ رپن کی پوری پوری مؤید ہے۔ **چین** اور روس میں بڑا بھاری نفاق پڑ گیا ہے۔ **کاشغر** اور رانی کیطرف روس بڑی سرعت کے ساتھ آ رہا ہے۔ **سلطان** روم نے پھر ارادہ کیا ہے کہ سلاطین یورپ کے سامنے معاملات مصر کو پیش کیا جاوے۔ **لارڈ ڈفرن** صاحب مصر کی بابت رپورٹ کرتے ہیں کہ بلاد مصر ممالک محروسہ انگریزی میں شمار نہ کئے جاویں اور خدیو مصر ماتحت انگلستان متصور نہ ہو۔ **حیدر آباد** میں جو فساد حال میں ہوا تھا اُسکی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوئی ہے۔ **گورنمنٹ** ہند نے درباب قتل جوناگڈہ کے گورنمنٹ بمبئی کو سخت چٹھی لکھی ہے اور حکام کو چشم نمائی کی کہ انہوں نے کیسی نامناسب کارروائی کی۔ **البرٹ بل** کی بابت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی اب یہ رائے ہے کہ ابھی اسکا اجرا مناسب نہیں ہے۔ **شنواریوں** نے پھر قلعہ نازیان لیلیا ہے اور مغل خان اور اُسکے ساتھیوں نے امیر کابل کی عملداری پر حملہ کیا ہے۔ **امیر کابل** نے جنرل غلام حیدر خان کو حکم دیا ہے کہ دو پلٹن لیکر کنار جا میں جاوے اور مالگذاری وصول کرے۔ **لنڈن** کے ایک وزیر نے بڑے زور کے ساتھ پارلیمنٹ میں گفتگو کی ہے کہ فرانس کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھنا چاہئے۔ **اٹلی** کے ساتھ گورنمنٹ انگلنڈ نے ۱۹ جون کو جدید عہد نامہ قائم کیا ہے۔ **سردار** مغل خان نے افغانستان میں بڑی لوٹ مار کر رکھی ہے اور امیر کے سپاہیوں کے ہتھیار بھی چھین رہا ہے۔ **محمد شاہ** اور محمد سیدی کو امیر نے سردار مغل خان کے عقب میں روانہ کیا ہے۔ **امریکہ** والوں نے اپنی بے شمار کاغذی ایجادوں کے علاوہ اب کاغذی گلوبند بھی اختراع کیا ہے۔ **رُڑکی** میں ۸ جون کو اس زور سے آندھی آئی کہ پندرہ بارگوں کی چھتیں اُڑ گئیں۔ **کلکتہ** ہائی کورٹ کے نمدمہ فساد کا بانی جو ایک بنگالی بابو ہے ایک ہفتہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا۔ **ایک** مسلمان دوا ساز جو انگریزی رعایا میں سے ہے **کوٹہ** میں قتل کا مجرم قرار دیکر ہائی کورٹ بمبئی میں واسطے تحقیقات کے روانہ کیا گیا ہے۔ **مہاراجہ** میسور کے فرزند پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ دختر ہے۔ **لاہور** میڈیکل کالج کے متعلق ایک اہل انگلش کلاس کا قائم ہوا ہے **مدراس** میں ایک بیوہ کا بیاہ ہوا **سکھ** قوم کی ترقی کے لئے امرتسر میں ایک عالیشان مدرسہ جاری ہوگا۔ **سِکِم** میں فساد کی آگ پھر سُلگ رہی ہے۔ **اسٹریلیا** والوں نے خانگی کلکتہ میں سباب روانہ کرنے کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ **کچھار** میں حال کے طوفان سے ۲۵ ہزار من چاول بہہ گئے ہیں۔ **روس** کی وسط ایشیا میں ترقیاں ولائت میں جوش پیدا کر رہی ہیں **ہندوستان** سے لکھو کھہا من غلہ انگلنڈ میں جا رہا ہے **حضور** ڈیوک آف کناٹ چند ماہ میرٹھ میں فوجی کمانیر رہکر پھر بمبئی کی فوج کے سپہ سالار مقرر ہو گئے۔ **جلال آباد** پر عنقریب شنواری لوگ حملہ آور ہونے ہیں۔ **چین** سے ۱۱ ہزار فوج سرحد کیطرف فرانس کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ **تبت** تک چینیوں نے اپنے حکام کو بھیجدیا ہے تاکہ اس راستہ سے کوئی مخالف حملہ نہ کرے۔ **روس** نے بھی چین کو یہ پیغام دیا ہے کہ صوبہ کلجا ہمنے خالی کر دیا ہے مگر بزور شمشیر گلگت کی اور علاقہ لیا جاویگا۔

نورافشاں

جنگ اور تعلیم

—— مقام برمنگھم میں ایک صاحب نے اپنے ایک جدید اڈریس میں یورپ کی مختلف سلطنتوں کے اخراجات جنگ اور تعلیم کا مقابلہ جو ہر باشندے کے ذمہ ہوتا ہے یوں کیا ہے +

	خرچ جنگ	خرچ تعلیم
اٹلی —	۵۰٫۶۹	۸۰٫۱۰
سوٹزرلنڈ	۸۰٫۱۵	۰۰٫۱۵
ڈنمارک -	۴۰٫۶۶۰	۵۰٫۱۵
سیکسنی -	۱۵٫۱۳	۰۰٫۱۲
ہالنڈ —	۳۰٫۲۰	۸۰٫۱۲
انگلنڈ —	۲۵٫۲۲	۶۵٫۱۲
بویریا —	۱۵٫۱۲	۰۰٫۱۳
پروشیا -	۱۵٫۱۳	۹۰٫۱۲
بلجیم —	۱۰٫۱۸	۵۵٫۱۲
ورٹم برگ	۱۵٫۱۲	۱۰٫۱۲
اسٹریا	۰۰٫۱۸	۹۶٫۱
فرانس —	۸۵٫۲۵	۸۵٫۱۱
روس	۲۳٫۱۲	۱۶٫۱۰

نقشہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ سوٹزرلنڈ کا ملک تمام یورپ میں سب سے باامن اور خوش ملک ہے کیونکہ عنقریب جس قدر جنگ میں روپیہ صرف کیا جاتا ہے اُسیقدر تعلیم میں خرچ ہوتا ہے دوسرے درجہ پر ملک بلجیم ہے جسکے سپاہ کے اخراجات تعلیم کے اخراجات سے ۳ گونہ ہیں فرانس کا خرچ ۱۴ گونہ ہے اور روس جنگ کے لئے ۲۶ گونہ خرچ کرتا ہے نہ معلوم کہ روم کی کیا حالت ہے اغلب ہے کہ اس سے بدتر ہوگی جبکہ یورپ کے شائستہ اور تعلیم کے قدر کرنیوالے ملکوں کی یہہ حالت ہے تو افغانستان جیسے بیہودہ ملکوں کا کیسا بدتر حال کیوں نہ ہوگا اور وحشی اقوام کی حالت کا اظہار ناگفتہ بہ ہے اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسانی طبیعت کا میلان کسطرف ہے کسقدر انسان اپنے ہم جنس سے لڑنے جھگڑنے میں نہ صرف اپنا بیشقیمت وقت بلکہ زرکثیر ضایع کرنے پر راضی ہوتے ہیں ان خرچوں کا تو کیا ذکر جو لوگ اپنے ذاتی معاملات اور شخصی ارمانی جھگڑے میں صرف کرتے ہیں در انحال ذکر کہ کسقدر روپیہ لوگ بیفایدہ تنازعوں اور لایعنی جھگڑوں کے فیصلہ میں صرف اپنے غرور کی آگ بجھانے کے لئے کچہریوں میں خرچ کر ڈالتے ہیں کسقدر قرضدار ہو جاتے ہیں اور بہت سے نیک کام اور اپنے ملک کی بہبودی اور اپنے بال بچوں کے آرام حاصل کرنے سے عاری رہجاتے ہیں +

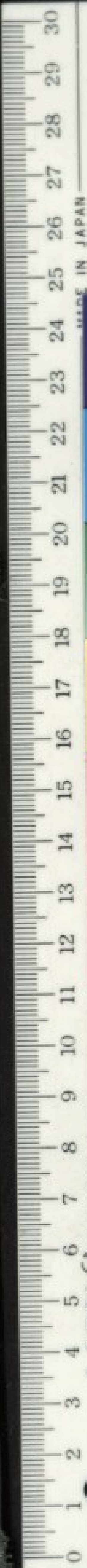
ہم اس امر کے اظہار سے نہایت ہی خوشی ظاہر کرتے ہیں کہ مسیحیوں میں اس قسم کا عام خیال پیدا ہوا ہے کہ بیفایدہ کے جنگ اور لڑائی وغیرہ کی مخالفت کیجائے +

مسیحی مذہب کی عام تعلیم ہے کہ برادرانہ الفت اور اتحاد آدمزاد میں پیدا ہو اور اسی مذہب کے وسیلے لوگوں کے دل اور خیالات تبدیل کئے جاتے ہیں کاشکہ وہ زمانہ جلد آوے جب صلح اور سلامتی کی حکومت جاری ہو +

—— اخبار سندھ گزٹ مذریعہ اپنے کارسپانڈنٹ کے لکھتا ہے کہ آئیندہ اے موسم سرما میں پنجاب کی رجمنٹوں کو جنگ کرنیکی خبر دیجاتی ہے قوم جوا کی تکلیف دے رہے ہیں سنتے ہیں کہ درہ کوہاٹ دو ہفتہ سے بند کیا گیا ہے افسران فوج کو چھٹی نہیں ملتی اور وے جو پہاڑ پر ہیں انکو خبر دی گئی ہے کہ اپنے رجمنٹوں سے شامل ہونے کیواسطے تیار رہیں +

—— صاحب اخبار آفتاب پنجاب نے ایک اور اخبار کی تحریک سے یہہ رائے دی ہے کہ تمام ہندو سوسائٹیاں متفق ہو کر حضور ویسرائے صاحب سے ازدواج بیوگان کے بارہ میں قانون نافذ کرا کر اسکو لازمی قرار دے جانیکی سعی کریں + ہماری دانست میں ازدواج بیوگان کے بارہ میں صرف ہندو سوسائٹیوں کو ہی متفق ہو کر حضور ویسرائے سے سفارش نکرنی چاہئے بلکہ مسلمان سوسائٹیوں و انجمنوں کو بھی شامل ہو کر مسلمان بیوگان کے ازدواج ثانی میں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ گو مذہب کے رو سے مسلمانوں کو بیوگان کے نکاح ثانی کی بڑی تاکید ہے مگر مسلمانوں کے بعض اقوام و فرقوں میں بسبب جہالت کے دنیاوی ننگ و ناموس کا پاس یہانتک کیا جاتا ہے کہ وہ اہل ہنود سے بھی چند درجہ زیادہ بیوہ کے نکاح ثانی کو قبیح و مذموم جانتے اور اپنی عزت و ناموس کے برخلاف سمجھتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر سے زیادہ صاحب عزت و ناموس اور کون ہے - جب خود انہوں نے ہی اپنی دونوں صاحبزادیوں کا نکاح ثانی کر دیا تو اور کیسکو چون و چرا کرنیکی کیا مجال ہے اور پھر تعجب یہہ ہے کہ نکاح ثانی کی عار کو تو گوارا نہیں کر سکتے اور جو عدم ازدواج بیوگان سے برُے نتایج پیدا ہوتے ہیں اور خرابیاں نکلتی ہیں اُنکو خوشی سے منظور کر کے ناحق تقدیر کو بدنام کرتے ہیں - پس جسطرح ازدواج بیوگان اہل ہنود کے لئے قانون کی ضرورت ہے اسیطرح حالت موجودہ میں عموماً مسلمان عورتوں کے نکاح ثانی کے لئے بھی قانون موضوع ہونا درکار ہے +

—— سرحد کی تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب کی فوج جلد کابل کو واپس جانیوالی ہے - اُنہوں نے ۱۳ جون کو دربار میں بیان کیا کہ ہرات سے مطمئین خبر آئی ہے کہ جو بلوچی اور سیستانی نہر کے شمالی اضلاع پر قابض ہو گئے تھے اُنہوں نے سردار محمد یوسف خان فوج اور گرشت کے گورنر کی اطاعت قبول کر لی ہے - اس خبر کی خوشی پر ۲۱ توپوں کی سلامی سر کیگئی - یہہ خبر صحیح ہو یا نہ ہو مگر اس سے واپس جانیوالی فوج کا حوصلہ تو ضرور بڑھجاویگا - اسی اثنا میں باہر کی فوج بلائی جا رہی ہے چنانچہ نزیان کی کل فوج درہ کے قلعوں پر باڑ چلا کر واپس آگئی ہے اور تا نفاذ حکم ثانی جشن بولاق میں خیمہ زن رہیگی - اضلاع نزیان اور ہنگیلا کے شنواری نیزہ کے بازار میں جمع ہو کر ہر ایک قسم کا نقصان سوچ و سمجھ رہے ہیں +



سُستی سب خرابیوں کی جڑ ہے

نمبر ۵

باوجودیکہ ہماری سستی اور افلاس حد سے بڑھے ہوئے ہیں پھر بھی ہم نامعقول اخراجات سے بری نہیں ہو سکتے۔ بہت لوگ ہم میں ایسے ہیں کہ اپنی روٹی کا آپ فکر نہیں کرتے اور نہ اپنا ہاتھ ہلا کے کسی قسم کا کام کرنا پسند کرتے ہیں اُنکا گھربار خویش قبیلہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن گذران کا مدار محض دوسروں کی کمائی پر ہے مثلاً برہمن سید ڈوم میراثی بھاٹ وغیرہ اور ہزاروں قسم کے فقیر ہندو مسلمان جنکے جھنڈ کے جھنڈ ملک کی پیداوار میں سے برابر حصہ لیتے ہیں اور کسیطرح کا کام کر کے سوسائٹی کو کچھ امداد نہیں پہونچاتے۔ یہہ لوگ ہر وقت محنتی لوگوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں چکنی چپڑی باتوں اور مکر و فریب کی گھاتوں سے انکی پیداوار کے شریک بنتے اور اپنے فایدہ کیواسطے شادی بیاہ کے موقعوں پر بڑے بڑے خرچوں کی ترغیب دیکر انکو برباد کرتے ہیں۔ انکی خوش قسمتی سے جاہل عورتیں بھی اس امر میں اکثر انکی طرفدار بنجاتی ہیں جو بچوں کی طرح دکھلاوے اور نمایش کی مشتاق ہوتی ہیں اور استقبال پر نظر نکرکے صرف حال کو دیکھتی ہیں اور انسے بڑھکر جاہل آدمی انکی جھوٹی خوشامد سے پھولکر محض دوروز کی واہ واہ کے لئے نہ صرف اپنے سالہا سال کی جمع بلکہ اتنا قرض علاوہ اُٹھا کر لٹا دیتے ہیں کہ اپنی اور اپنی اولاد کی عمر بھر اس سے رہائی نہیں پا سکتے +

غرض ملک کی رسم کچھ ایسی ٹھہر گئی ہے کہ ان مفت خوروں کو کوئی بھی اپنے پیچھے سے نہیں ہٹا سکتا۔ لوگ بیشک آگے سے دانا ہو گئے علم کی روشنی بھی بہت پھیلی مگر ان کا جوا توڑنیکی کسی میں بھی جرأت نہیں پڑتی بلکہ بہت قومیں ایسی ہیں کہ وہ ابتک اپنی نوعی شرافت اور اصالت محض ڈوم میراثیوں کی زبان پر منحصر سمجھتی ہیں اور انہیں نہیں سمجھتیں کہ شرافت علاوہ تہذیب کی پیروی سے ہوتی ہے نہ کہ جہل مرکب کی اطاعت سے۔ اور اصالت خاندانی کا قیام اپنی اور اپنی اولاد کی تہذیب اور تربیت سے ہے نہ کہ اس کاہل مجرد اور جہالت مجسم فرقہ کی ناحق پرورش سے۔ مشہور ہے کہ ایک حاکم نے ایک دفعہ اپنے علاقہ کی فرد جمع خرچ لکھوا کر منگوائی تو معلوم ہوا کہ کل پیداوار میں سے ¼ حصہ بھی لوگ کھا جاتے ہیں اور یہہ سچ ہے کیونکہ اگر شادی مرگ دن تہوار میں لاگیوں اور نالیشوں کا خرچ اور صبح سے شام تک ایک عام درجہ کے گھرانے میں بھکھاریوں اور گداگروں کا خرچ جو مٹھی مٹھی آٹا کر کے دن بھر میں سیروں تک لیجاتے ہیں جمع کیا جاوے تو ایک رقم کثیر بنجائیگی اور پھر اُسکو دیکھکر ضرور افسوس ہوگا کہ جو لوگ محنت کر کے سر کا پسینا پاؤں تک بہاتے ہیں انکو تو اپنی کمائی میں سے ¾ حصہ نصیب ہو اور یہہ نٹھے کٹھے لوگ بیٹھے بٹھائے ہینگ لگاویں نہ پھٹکری ¼ حصہ میں اڑا جاویں +

یہہ سب سستی کی خرابیاں ہیں جو ہمارے ملک میں سرایت پا رہی ہیں۔ اول سستی محنتی لوگوں کی جو اپنے نفع نقصان کی پڑتال نہیں کرتے اور یوں ایک سست اور نکمے گروہ کی پرورش اپنے ذمہ لیکر اُسکو زیادہ تر سست اور نکما بنا دیتے ہیں۔ دوسری سستی اس بیکار گروہ کی جسکو بھیک مانگنے کی ذلت اُٹھانیکا باعث نظر آتی ہے اور یہہ ذلت اُسکی طبیعت میں ایسا گھر کر گئی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے خاندان اور اپنی آل اولاد کو اس ورثہ کے قایم رکھنیکی ترغیبیں دیتے جاتا ہے +

ایک پولیٹکل اکانومسٹ کا قول کیا راست ہے جسنے اپنے ملک کی نسبت یہہ کہا کہ اگر انگلستان کے امیر اپنے کتوں کے لئے ہیں اسقدر گوشت صرف نکریں تو عجب نہیں کہ غریبوں کو بھی کبھی کبھی اپنے آلو کے ساتھ گوشت کا کھانا نصیب ہو جایا کرے۔ اسیطرح اگر اس ملک میں بھی لاگیوں اور علاوہ مفت خوروں کے خرچ جو اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کسیطرح گھٹ جائیں تو بہتیری فریادیں جو شادی بیاہ میں لوگوں کے مقروض بنکی سنی جاتی ہیں پھر ہونے نہ پاویں +

جالندھر کی شب برات یا لیلۃ القدر

یہہ رات جسمیں حسب عقیدہ اہل اسلام مخلوقات کا رزق اور موت اور آیندہ سال کی کل دنیوی تبدیلیاں تحریر ہوتی ہیں سال بھر میں ایکدفعہ آتی ہے۔ تاریخ اور مہینہ کا ٹھیک پتہ نہیں اکثر اُنکی حدیثوں میں رمضان کی ۲۷ رات بیان کیا جاتا ہے اور عام لوگوں میں شعبان کی ۱۵ رات مقرر ہے۔ خصوصیت اس رات کی یہہ کہی گئی ہے کہ اسمیں خدا کی رحمت شام سے صبح تک برابر دنیا پر نازل ہوتی ہے آسمان پر سے فرشتے اور روحیں عبادت گذاروں کی ملاقات کو اترتے ہیں پیدایش ملایکہ کے لئے یہہ ہی رات مقرر ہے آدم کے جسم کا مادہ اسمیں جمع ہوا جنت میں اسی رات درخت لگائے گئے جو دعا اسمیں مانگی جاتی ہے تیر بہدف کا حکم رکھتی ہے اور عبادت کا ثواب جو اس ایک رات میں ملتا ہے ہزار مہینہ سے زیادہ ہے۔ علامت اسکی یہہ کہ دنیا کے کل درخت اُس رات سجدہ کرتے ہیں زمین پر گر کر پھر بجائے خود آجاتے ہیں۔ غرض یہہ سب ترغیبیں مسلمانوں کے لئے اُس رات جاگنے اور خدا کی عبادت میں مصروف رہنے کے لئے ہیں اور رات کا عدم تعین ہونے سے ہوا کہ ہر رات شب برات کے منتظر رہکر الله الله کرتے رہیں +

ہندوستان کے مسلمانوں میں شاید کوئی ہوگا جو اس رات کی علامتوں کو آنکھوں سے دیکھتا یا اُسکے تقاضاؤں کو بآسانی پورا کر سکتا ہو لیکن شعبان کی پندرھویں رات کا جاگنا اس قوم میں عموماً پایا جاتا ہے اور جاگنے کا شغل عبادت نہیں بلکہ آتش بازی ٹھہرائی گئی ہے جو انہیں کے نزدیک ایک شیطانی فعل ہے۔ پنجاب کے ہر مقام میں جہاں مسلمانوں کا مسکن ہے قریب قریب اُس رات یہی شغل جاری رہتا ہے خصوصاً بچوں کے لئے اُسکا سامان بہم پہونچانا والدین کا فرض ہے اور بجائے آسمانی رحمت کے جسمانی اور روحانی زحمت جو ہاتھ مونہہ جلنے اور اخلاق کے بگڑنے سے مراد ہے اسکا نتیجہ ہے۔ ہم اسوقت بطور نظیر جالندھر کی شب برات کا کچھ تذکرہ کرنا چاہتے ہیں اس غرض سے کہ شاید وہاں کے اہل اسلام اپنی اُس رات کی حرکات کا صحیح نقشہ کھنچا دیکھیں اپنی آنکھیں کھولیں

اور اپنے شیطانی اور مہلک افعال سے جو انکے اور تماشائیوں کے حق میں یکساں اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے گاوہ ہو جاویں اور انکے عبرت پکڑیں *

اسکو قصبہ جالندھر اور بستیات کے مسلمان دو مخالف فریق بنے ہوئے ہیں جنمیں اکثر شریف اور رذیل برابر شامل ہیں۔ ایک ہی قسم کی آتشبازی جسکا نام چکیندر یا ٹونگہ ہے سال بھر بناتے رہتے ہیں مضبوط کاغذ کی خول ہیں جو طول میں بالشت سے زیادہ اور گولائی میں پانچ انچ کے قریب ہوتی ہے پہلے بہت سی مٹی اور بعدش تین پاؤ تمام تیزاب اور ساتھیوں سے کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا ہے اور پھر اسپر منجملہ تھیلی خس یا کاذی اور بعضی چھلی کی مختلف اوقات میں لپیٹی جاتی ہے۔ غرض صدہا روپیہ باستثنا محنت و صرف وقت بڑے شوق اور ذوق سے ٹونگو نکی صورتمیں تبدیل کیا جاتا ہے *

مقررہ رات بعد دونوں فریق ایکدوسرے کے مقابل جمع ہوکر بڑے بیٹھے ہوئے ڈھالیں ہاتھ میں اور مرہم کافور کی ڈبیاں جیبوں میں (تاکہ ڈاکٹر کی ضرورت نہ رہے) ٹونگوں کے صندوقوں کے صندوق ہمراہ لئے ہوئے میدان یا حرکی جگہ میں آپہنچتے ہیں رجسٹ کی خبریں پہلے سے ٹھہر جاتی ہیں اور ان شرائط کی نگرانی کیواسطے ثالث مقبول مقرر ہوتے ہیں پھر چند بعضوی خداد دولت کو جو قیش انکے آرام اور نفید مقید کاموں کے انجام کے لئے عطا ہوئی تھی اور سال بھر میں جو مقداروں کے موتیہ سے بہت جمع کی گئی تھی آگ لگانا شروع کرتے ہیں اور ایک ہی رات میں گھر پھونک تماشا دیکھنے کی کہاوت کو ثابت کر دکھاتے ہیں *

تماشائیونکے غٹ میں جنکا تعداد ہزاروں سے کم نہیں رہتا بچے جوان اور بوڑھے سب شامل ہوتے ہیں اور غل غپاڑا دل چلی سونمیں بھی پائی جاتی ہیں۔ بہت سے گذشتہ موقعوں پر کئی ایک جانیں ناک منہ آنکھ وغیرہ اعضا ضایع ہوچکے ہیں چنانچہ جالندھر بستیات کے لنگڑے لنجے اندھے اور کانے بہت سے اسی شرارت کی طفیل پائے جائینگے اور گھروں کا آگ لگنا یا کہیں کہیں مذبح جل جانا تو ایک سرسری بات ہے۔ امسال تخمیناً دو ہزار روپیہ کو آگ لگی ہوگی اور پولیس کی نگرانی پر بھی طرفدار شرارت کی رات کو بہت سے آدمی مجروح ہوئے کسی کا سینہ کسی کی ٹانگ کسی کا شانہ اور کسی کی ناک زخمی ہوئے اور کئی ایک بھونڈ رنگے صدمے سے مجروح ہوئے چنانچہ ایک کو سخت غش ہوگیا تھا لیکن اتنا شکر ہے کسی جان کا نقصان نہیں ہوا *

اس آتشبازی کا لطف اسی سے ظاہر ہے کہ ایک ہی قسم کی چیز برابر جلتی ہے جسمیں نہ کوئی گلزار نہ سلطون نہ بجار و نکی بہار نہ رنگ آمیزی اور نہ کوئی اور صنعت پائی جاتی ہے صرف چلتے وقت گدھے کیطرح رینگتی اور ہیبت ناک غش کرکے پھٹ جاتی یا سوں سوں کرکے ختم ہو جاتی ہے۔ تماشائیوں کی چہروں پر فرحت سے زیادہ خوف وہراس نمایاں ہوتا ہے کیونکہ سب کے سب ٹونگہ چھوٹتے وقت آنکھیں بند کرکے جس وپیش سر چھپاتے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے ہیں *

گھروں میں کیسے بوڑھے ماں باپ کیسی جوان بیوی اور بہنیں وہ رات خدا خدا کرتے اور انکے بچاؤ کی دعائیں مانگنے میں کاٹتے ہیں کیونکہ یہہ آتشبازی نہیں بلکہ صریح جانبازی ہے۔ تاہم آفرین ہے لوگوں کے شوق پر کہ باوصف ان تکالیف کے پھر بھی اس بات سے منہ نہیں موڑتے اور باپ دادا کی رسم کو جو مذہبی بہانہ سے ایک خراب بدعت اور مہلک صورت میں چلی آتی ہے بدستور لئے جاتے ہیں *

یہہ تو نظر نہیں آتا کہ ان دھن کے پکو نکو خراب انسانی اور صرف زر اور تضیع اوقات کے لحاظ سے خود بخود آسانی سے کچھ ہدایت ہو البتہ اگر انمیں کے مہذب اور تعلیم یافتہ نوجوان بشرطیکہ ان نقصانوں کو نقصان سمجھتے ہوں اپنے لوگوں کے سمجھانے میں کوشش کریں اور حکام وقت کے کانوں تک پہنچا کر انسے اسکی اصلاح میں امداد لیں تو بہرحال بہتری کی امید ہے *

ویلز رف آن کارنیس یعنے اُٹھن مٹے گئے کا

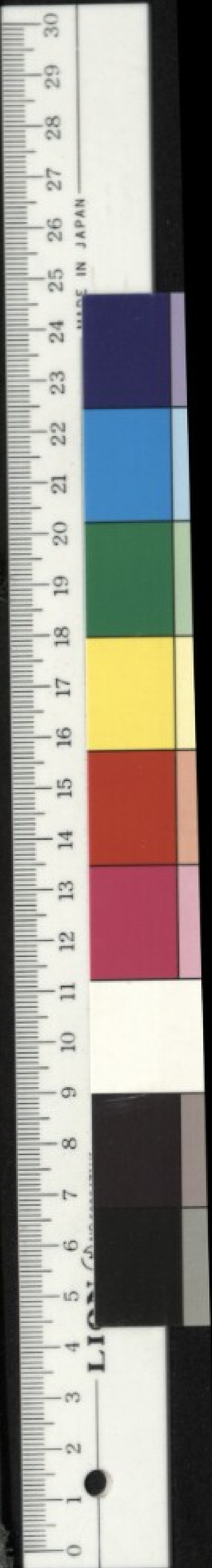
بالکل علاج جلد کرتی ہے اس دوا کی قیمت ½ ہے ملنے کا مقام بمبئی بدو کا ان جی۔ ایس۔ میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے *

اعجازی پروردگاری اور شیطانی معجزے۔ منبر ۴

تیسرا اعتراض ہمارے معجزے کی تعریف پر یہہ ہے کہ یہہ تعریف جامع اور کامل نہیں کیونکہ اسمیں بہت سے معجزے بائبل کے شامل اور داخل نہیں *

(۱) وہ معجزے شامل نہیں ہیں جو بوضوح تمام معلوم ہوتے ہیں کہ نیچر کے قاعدے کے وسیلہ ظہور میں آئے ہیں اگرچہ وہ قاعدہ اسطرح ترمیم یافتہ اور متبدل تھا کہ عام پروردگاری میں اس قسم کا نہیں ہوتا مثلاً جبکہ خدا نے دنیا کو طوفان سے غرق کیا یا قلزم سمندر کے اندر سے بنی اسرائیل کو رستہ دیا یا انکو بٹیروں کے گوشت سے جنگل میں سیر کیا بائبل میں صاف لکھا ہے کہ نیچر کی قدرت کے وسیلے سے کیا اسی قسم کے اکثر بلکہ قریب تمام کے وہ آفتیں ہیں جو موسیٰ کی تصدیق میں مصریوں پر نازل ہوئیں اور شاگردوں کو بکثرت ملنا مچھلیوں کا مسیح کے حکم سے اسی قسم کی بات ہے *

ہاں یہہ بات صحیح ہے کہ ہمارے معجزے کی تعریف میں اس قسم کے عجائبات شامل نہیں ہیں مشہور مصنف ٹرنچ صاحب انکا نام اعجازی پروردگاری رکھتے ہیں ہمنے انکو معجزے کی تعریف میں شامل نہیں کیا کیونکہ ہماری سمجھ میں مناسب ہے کہ ان عجیب افعال کو جنمیں معجزوں کی حقیقی خاصیت موجود ہے اور جنکو مطلق معجزہ کہہ سکتے ہیں ان پروردگاری کے کاموں سے جدا کریں تو بھی ہم اعجازی پروردگاری کو ناچیز اور نکمی نہیں جانتے کیونکہ انمیں صفائی سے الٰہی قدرت کا ظہور پایا جاتا ہے موزلی صاحب جنکا ذکر صدر میں ہوا یوں فرماتے ہیں کہ معجزہ کی شہادت نہ صرف اسکی خاصیت پر موقوف ہے بلکہ اسکی گردونواح کی حقیقت پر ہے مثلاً ٹڈیونکا کسی ملک میں آنا یا بٹیروں کا ظہور بذاتہ خاص الٰہی قدرت کا نشان نہیں ہے لیکن جبکہ یہہ فعل موسیٰ کے کہنے کے مطابق عین اسیوقت



ورموقع پر ظہور میں آیا ہو جہاں اُسنے دعویٰ کیا تب اُسمیں معجزے کی پوری خاصیت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اُس خدا کیطرف سے بھیجا ہوا ہے جو نیچر کے قاعدے اور حرکت پر پورا اختیار رکھتا ہے +

(۲) اُس بیان میں وہ معجزے شامل نہیں ہیں جو جادوگروں یا افسون گروں سے دکھائے گئے یا جو جھوٹے نبی یا جھوٹے مسیح یا مسیح الدجال کے ساتھ منسوب ہوئے بائبل میں کھلا کھلا بیان ہوا ہے کہ جب موسیٰ نے اپنے عصا کو سانپ بناکر دکھایا یا پانی کو لہو بنایا تب مصر کے جادوگروں نے اپنے جادو سے ایسا ہی کر دکھایا (خروج کے ۷ باب کی ۱۱ و ۲۲ و ۲۲) جھوٹے مسیح اور نبیوں کی نسبت یوں بیان ہوا ہے کہ وے ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھلاوینگے کہ اگر ہوسکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے اور مسیح الدجال کی بابت میں پولس نے کہا ہے کہ اُسکا آنا شیطان کے کئے کے موافق سارے اقتدار اور جھوٹے نشان اور اچنبھوں اور شرارت کی کمال دغابازی کے ساتھ ہوگا (متی کے ۲۴ باب کی ۲۴ - دوسرے تسلونیقیوں کے ۲ باب کی ۹ اور مکاشفات کے ۱۳ باب کی ۱۳) اِس قسم کی اور آیتیں بائبل میں موجود ہیں جنسے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان اور اُسکے لشکروں سے عجائبات ظاہر ہوسکتے اور ہونگے

میں اقرار کرتا ہوں کہ اِس قسم کے عجائبات میرے معجزے کی تعریف میں شامل نہیں ہیں اور انکو شامل نہ کرنیکا یہہ سبب ہے کہ وہ ایک اشتباہی فعل ہیں جنکی نسبت صاف اور پختہ رائے مسیحی معلموں کے درمیان نہیں پائی جاتی بعضے انکو جھوٹے عجائبات قرار دیتے ہیں جھوٹے ان معنی میں کہ وے جھوٹ کی تائید میں دکھلائے گئے بلکہ اسواسطے کہ وے درحقیقت جھوٹے تھے اور جھوٹے ہونگے یعنے وہ فریب اور دست بندی کے کام ہیں جیسے اِس زمانہ میں بازیگر دکھاتے ہیں جو معجزے کی صورت تو رکھتے ہیں پر درحقیقت معجزہ نہیں +

بعض اِن عجائبات کو سچا معجزہ سمجھتے ہیں اسلئے کہ ان میں معجزہ کی ضروری صفت یعنے خرق العادت ہونا موجود اور مشہود ہے اور بائبل میں اُنکا ذکر اُنہیں الفاظ سے ہوا ہے جو مسیحی اور رسولوں کے معجزے کے حق میں اطلاق کئے گئے انکو جھوٹے عجائبات اسلئے کہا گیا کہ وہ جھوٹ کی تائید میں دکھائے گئے اور دکھائے جائینگے نہ اسلئے کہ وہ حقیقت میں جھوٹے ہیں اور محض نمایش ہیں یہ رائے اِس دوسرے گروہ کے ساتھ اتفاق رکھتی ہے اور میں انکو شیطانی فعل سمجھتا ہوں جنکو شیطان اور اُسکے لشکروں نے کر دکھایا اور دکھاوینگے حقیقی معجزوں کی نقل میں ناپاک روحیں فوق الانسان اور فوق العادت (عادت سے مراد ہیں وہ قاعدے نیچر کے جنسے آدمی واقفیت رکھتے ہیں) عقل و قدرت رکھتی ہیں اور انکو عجیب طرح کے قاعدوں کی تبدیل و تغیر پر بہت اختیار ہے یعنی اُسیطرح جسطرح انسان اپنی عقل سے نیچر کی تاثیر بدل دیتا ہے انسان کے بدلنے اور شیطان کے تغیر کے میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ ہم شیطان کے کام کے سبب سے ناواقف ہیں اور اسلئے انکو عجوبہ سمجھتے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کے کام بھی انسانی کلام کے موافق خدا کی پروردگاری کے اندر محدود ہیں خدا انہیں ہمیشہ ایک حد لگاتا ہے وہ خدا کے غضب کا ظہور ہیں جو اُسکی اجازت سے نہ اُسکے حکم سے ظہور میں آتا ہے خدا انکو انسانکی بے ایمانی اور سخت دلی کی سزا میں ہونے دیتا ہے (دوسرے تسلونیقیوں کے ۲ باب کی ۱۰ سے ۱۲ تک) آخری زمانے میں بت پرستوں کے بیچ میں بھی جو عجائبات ظاہر ہوئے اور ہوتے ہیں وہ بھی اسی قسم کے ہیں

گھر میں نہیں مرتے

مراسلات

نمبر ۲

کتاب اسلام و مسلمان

تصنیف جناب مولوی سید محمد حسین صاحب اظہر مرہانی
سابق انچارجی ایڈیٹر اردو اخبار رپن

ری ویو

فلاطون اگرچہ بہت پرانے زمانے کا فلاسفر ہے اور گو اُسکے اور ہیز اور یونانیوں کے لارڈ بیکن نے بتے ہے زائے ہیں پر یہہ کہ وہ ابھی بھی ایسا ہے جیسی فلاطون ادب کے ساتھ نام لینے کے لائق ہے - وہ کہتا ہے کہ علت اول یا علت العقل جسکو واجب الوجود کہو یا قدیم ہستی غیر متغیر اور مسبب الاسباب ہے ذات کو سی (لی پیج - ڈی) اور خاندان حنفیہ کے اتھما اکبر کے وزیر اعظم اور دستور معظم علامہ ابوالفضل مبارک اُسکی تصدیق کرتے ہیں - علاوہ اِسکے تین سو برس میں خواجہ نصیر الملت والدین الطوسی نے اُسکو مان لیا ہے +

اس عاقل اور واجب الاحترام گروہ نے یہہ بھی مان لیا ہے کہ ہماری (مخلوقات) کی ابتدا ہے اور ہمارے ابتدا ہونیکا سبب بھی وہی ہستی ہے - اب غور کا مقام ہے کہ جب اُس ہستی نے ہمارے پیدا کرنیکا ارادہ کیا اور پیدا کرنے میں اپنی قدرت جسکو کامل کہنا چاہئے ظاہر کی - تو اُسمیں اور ہم میں ایک علاقہ ہوگیا اور غیر متغیر رہا - اب اگر عقل اور تواریخ اور تجربہ تینوں گواہوں کے علاوہ الہام غیر متغیر نہ کہے تو ہم (جتنے الہام کے پیرو ہیں) نہیں مان سکتے +

فلاطون الٰہی کا رشید شاگرد اسکندر فیلقوس یونانی کا اتالیق اور وزیر اعظم اور دستور معظم ارسطاطالیس کہتا ہے کہ - وہ ہستی جسکو علت اول کہا ہے کامل اور بے نقص ہے - مگر ہم الہام سے ذرا آگے

ہوکر خیال کر سکتے ہیں کہ اُس ہستی نے کامل اور بے نقص ہوکر جگت کیوں پیدا کیا اور اگر پیدا کرنا اچھا تھا تو ازل ہی سے کیوں پیدا نہ کیا اور یہہ کہ اگر پیدا کرنا اچھا نہ تھا تو کیوں پیدا کیا۔ بظاہر یہہ عقدہ ایسا ہی کہ محض عقل اور مجرد عقل کو اگر کام میں لائیں تو پیچیدہ ہے اور اگر الہام کو عقل اور تواریخ اور تجربہ کے ساتھ کام میں لائیں تو جرأت احمق ہونے کے دھبہ سے بچ جاتے ہیں ✦

ابو الفضل مبارک کے بھائی مکرم ابو الفیض فیضی فیاضی نے بھی اس امر سے اپنا کلی اتفاق کیا ہے۔ ڈاکٹر چارلس برے ایم ڈی نے بھی اپنی نادر اور عجیب غریب کتاب **علم الانسان** میں اس ماہیت پر یوں ہی گواہی دی ہے۔ بلکہ اس لائق فلاسفر نے ایک بات اور بھی مان لی ہے اور وہ یہہ کہ وہ ہستی جسکو زمانۂ حال میں خدا کے نام سے پکارتے ہیں خالق مطلق ہے اور ساتھ ہی یہہ کہ اُسکی قدرت لامحدود ہے۔ ہمارے موہانی صاحب کو اس سے ہرگز انکار نہ ہوگا اور نہ ہو سکتا ہے کہ محدود خلقت ہی سے اُسکی قدرت ثابت ہوئی ہے ✦

مجرد عقل کہتی ہے کہ محدود خلقت سے لامحدود قدرت کیونکر ثابت ہوئی ہے۔ تواریخ اور تجربہ اور خاص کر کے الہام اُسکو قائل کر دیتے ہیں حتی کہ پھر وہ خود بھی قائل ہو جاتی ہے ✦

ایک اور مشکل آ پڑتی ہے۔ صولون نام ایک یونانی فلاسفر کے زمانہ میں جسکو اب پچیس سو اکیس برس کا زمانہ گزر رہا ہے یہہ تکرار پیش ہوا کہ ہستی جسکا نام خدا وغیرہ ہے واحد بھی ہے۔ صولون چونکہ یونانیوں کے بزرگوں میں سے تھا قطعی فیصلہ دے سکتا تھا تو بھی اُس نے ایک جم غفیر کے روبرو مجرد عقل کی کمزوری کا اقرار کر کے صاف کہا کہ اگر اسکے ساتھ تواریخ اور تجربہ بھی ہو تو قطعی فیصلہ ہو سکتا ہے ورنہ اسکا بلکہ ہارا مرکا۔ پھر اُس نے خدا کے واحد ہونیکی وجہ اور ضرورت کو بہت صاف صاف بیان کیا ✦

ڈاکٹر جارج ڈی ڈی اسپر کہتا ہے کہ اگر الہام کی بھی شمولیت ہو جاتی تو صولون گویا بہت ہی لاثانی روحانی جج ہوتا ✦

اغلب صاحب کو ضرور ہے کہ اپنی اعلی درجہ کی علمیت کی وجہ سے معلوم ہی ہوگا کہ قوموں میں خدا کی ذات اور صفات کی نسبت بڑے بڑے معرکے کے میدان پڑ چکے ہیں۔ مباحثہ صرف اس امر پر ہوا کیا ہے اور اب بھی ہے کہ آیا ذات و صفات علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہیں یا دونوں ایک ہی ہیں۔ بعض گروہ والے کہتے ہیں کہ ذات شے اور صفت شے ایک ہی چیز ہے اور بعض گروہ اس امر کے قائل ہیں کہ ذات شے اور صفت شے الگ الگ دو چیزیں ہیں۔ جنہوں نے ذات اور صفت کو ایک ہی کہا انکو بڑی ہی مشکلیں پڑیں۔ کیونکہ اس گروہ کے مخالفوں نے دھوم مچا دی اور کہا کہ کوئی شے ثابت نہیں ہو سکتی اِلّا اپنی صفت سے ✦

ہاں جس گروہ نے ذات اور صفت کو علیحدہ علیحدہ کہا وہ بھی مشکلات سے محفوظ نہ رہے۔ کیونکہ جس فرقہ نے واجب الوجود کو ذات کہا اور اُسکی لامحدود قدرت اور علم اور محبت اور عدل اور رحمت وغیرہ کو صفت۔ تو اُس پر یہہ بڑے بڑے بھاری پتھر بلکہ یوں کہئے کہ پہاڑ رکھ دئے گئے کہ اگر یہہ حال ہے تو اُسکی وحدانیت میں خلل آتا ہے ✦

سقراط کے پیرؤں نے بقول ڈاکٹر مکلک کہا کہ خود انسان باوجود ذات اور صفات کے کیوں ایک گنا جاتا ہے۔ اسپر جان سٹوارٹ مل کہتا ہے کہ آدمی ایک مرکب شے ہے اور تمہارے ہی قول کے بموجب تمہارا خدا جو مطلق واحد ہے انسان کے ساتھ بلحاظ اصلیت کچھ مناسبت نہیں رکھتا۔ جس پر فضلا کہتے ہیں کہ جالینوس گو فلسفہ اولی میں کم تر ہے تاہم اسکو الٰہیات میں دخل تھا اُسکا قول ہے کہ۔ علیحدہ علیحدہ صفت اور خیالات اور ارادہ وغیرہ کے باعث سے ہستی مطلق کی وحدانیت میں خلل نہیں آسکتا ✦

اب مجرد عقل کے لئے یہہ سوال باقی رہے کہ۔ جب واحد خدا ہی ابتدا میں تھا اور سوا اسکے کوئی اَور شے نہ تھی تو اُسوقت واحد خدا کا کیا حال تھا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ اسکا جواب یہی ہے کہ بس واحد مطلق تھا۔ مگر اسپر پھر یہہ ایراد ہوتا ہے کہ اُسکی وحدت کس طرز کی تھی کیا خواب کا سا حال تھا یا اَور کوئی۔ اور ہرگاہ کہ اُسوقت ہم اور تم جو غیر خدا ہیں نہ تھے تو پھر اُسکی قدرت وغیرہ صفات کا کیا حال تھا۔ اور اگر اُسکی خواب کی سی کیفیت تھی تو پھر ہمارے اور تمہارے پیدا کرنے پر کیونکر مستعد ہو گیا۔ اور اگر اکیلا تھا تو پھر یہہ کثرت کیا معنے رکھتی ہے ✦

ہمارے شفیق مکرم مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب موہانی اگر ذرا بھی صاف دل ہو کر تامل اور غور کو کام میں لائیں تو وہ ٹھیک ٹھیک تثلیث کے مسئلہ کے لحاظ سے ہمکو یہہ اور وُہ نہ کہیں گے۔ کیونکہ اگر وہ باوجود علمیت کے مجرد عقل اور محض عقل کے بھروسہ پر جناب باری تعالی کی وحدانیت میں صفائی کرنی چاہیں گے تو انکو نہایت مشکلیں آگھیریں گی۔ ہم اور آپ ہی ہیں کہ اُسکی ہستی کے قائل ہیں اور اُسکی مبارک وحدانیت کے بھی مقر ہیں۔ ورنہ تو ہیں ہیں کہ سب کچھ عدم محض ہی ہیں اور یہہ کہ معاذ اللہ بہت سے خداؤں کی قائل ہیں۔ ایک گروہ ایسا بھی ہے جو دعوی کرتا ہے کہ صرف عقل ہی کے ذریعہ سے خدا کا واحد ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہرگاہ کہ ہم محدود اور لامحدود خدا ایک ساتھ موجود ہیں تو کئی ایک خدا اگر ہوں تو کچھ بیجا نہیں۔ یہہ توہم معقول معلوم ہوتی ہے جو کہتی ہے کہ ہمارا انتظام ایک ہی صلاح اور ایک ہی ارادہ کے زرین زنجیروں اور مرصع سلسلہ کے ساتھ بندھا ہوا معلوم ہوتا ہے اسلئے ہمارا خدا ایک ہی معلوم پڑتا ہے۔ مگر مخالف جھٹ دل اُٹھتا ہے کہ خدا کئی ایک ہونگے اِلّا اُنکی صلاح اور اُنکا ارادہ ایک ہی ہوگا۔ خیر ان خیالوں سے بحث کرنے سے یہہ مطلب ہے کہ یہہ محض عقل کے حامیوں کا حال ہے ✦

معزز اغلب! آپکی کیا مجال ہے کہ آپ ان خیال والوں کو کچھ کہہ سکیں۔ پھر بھی اگر آپ عقل کے ساتھ تواریخ کو کام میں لائیں تو قوموں کی مجارث (کثرت رائے) آپکی طرف ہے۔ اور اگر اسپر مزید احتیاط تجربہ کو بھی کام میں لایا کریں تو پھر غلط کاری و بے راہ روی کا کبھی بھی خدشہ نہ رہیگا۔ علاوہ اسکے اگر ان سب کے سرتاج الہام سے بھی کام لیں تو کیا کہنا ہے پھر تو نور علی نور ہے پھر کوئی قوم آپ سے لگا نہ کھا سکیگی۔ یاد رکھئے یونانیوں نے جن خاص صلاحوں علیحدہ بھی بہت کی ہیں اُنکی تو ہمنے تب ہی انتہا معنی کہانی بھی ہی گو ایک ذرہ بھر جو وہ ہیں ✦

صوفی ازم

محتشم موہانی!! اگر آپ لوگوں میں کچھ ہیں تو صوفی ازم والے ہی ہیں۔ آپ شیعہ ہیں آپ کے بزرگوں نے جو کچھ سب

بلکہ خاطر مجسّم نے اس خدا رسیدہ فرقہ کی بہت ہی بےادبی کیا کی ہی۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر یہہ (صوفیہ صافیہ) نہ ہوتے تو آسلام محض تاریک ابر اور دہواں دہار سیاہ بادل ہی ہوتا۔ آپ ای میرے مُعزّز سیّد!!! رنج نہ ہوں ذرا انصاف کریں کہ پائے استدلالیان چوبیں بود عرفان کے نازک تر معاملہ میں ایک صداقت نہیں +

اب میں کوشش کرونگا کہ آئندہ پرچہ میں اصل مطلب بیان کروں +

باقی آئندہ نمبر میں
راقم صمیم

اخبار تار برقی

بمبئی۔ ۱۸ جون۔ فرانس میں باور کیا گیا ہی کہ جس فوج نے ہنوئی میں کمان افسر ریوری کو شکست دی تھی اُسمیں صرف انام کے لوگ ہی شامل نہ تھے بلکہ تواعد دان چینی بھی اُسمیں شامل تھے +

ٹائمز کو سکندریہ سے جو تار آیا ہی اُسسے واضح ہوا ہی کہ بعض مصری لوگ سخت ناراضمند ہیں اور برٹش حکومت کے مخالف بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ریاست پر سخت غلطیوں کا الزام عاید کیا گیا ہی اور دونوں فرانسیسی اور دیسی اخبارات بغاوت کے اشتعالک سے معمور ہیں +

کورٹ سرکلوں میں مشہور ہوا ہی کہ چند ماہ کے بعد حضور پرنس آف ویلز کے خاندان میں ایک ایزادی ہوگی +

لنڈن۔ ۱۸ جون۔ جاڑے کے موسم میں عالی جناب ڈیوک آف کناٹ میرٹھ ڈویژن کا اہتمام لینگے۔ اور لارڈ ووڈن صاحب اُنکے ایڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں۔ سال آئندہ میں ڈیوک ممدوح جنرل ہارڈنج صاحب کی جگہہ کمانڈر انچیف افواج بمبئی اور لفٹنٹ گرنیل آر۔ بی لین صاحب اُنکے سیکرٹری مقرر ہونگے اور حضور ممدوح ۲ سال تک ہند میں رونق افروز رہینگے +

گورنمنٹ چین امریکہ سے کثرت التعداد اسلحہ اور دیگر سامان حرب خرید کرنے میں مصروف ہی +

پیرس۔ ۱۸ جون۔ کل مارکوئیس دی تحنگ چینی سفیر یہاں وارد ہوا ہی +

سینڈ ہرسٹ۔ ۱۸ جون۔ کل اخبار میں جو خبر شایع ہوئی تھی کہ برٹش نارتھ بورنیو کمپنی کے شاف کا قتل کیا گیا ہی وہ بے بنیاد ثابت ہوئی ہی +

قسطنطنیہ۔ ۱۸ جون۔ رومیوں نے ایک سو آرمینی مارشس کے پتّا نک سے جو ایشائے روم کا ایک سرپر حصہ ہو حکماً تبدیل کر دئے ہیں +

پیرس۔ ۱۹ جون۔ چونکہ مید غارہی گورنمنٹ نے فرانسیسوں کی آخری شرائط مسترد کر دی ہیں اسلئے جنگی جہازوں کے امیر البحر نے مقام ٹماٹیو کو مسخر کرکے جنگی خانہ پر قبضہ کر لیا ہی اور کنارہ پر چہوٹی گنبوٹ کا کچھ نقصان نہیں ہوا اُنکے پہونچنے سے ہوائی لوگ کافور ہو گئے۔ اب فرانسیسیوں نے ٹماٹیوں پر خوب قدم جما لیا ہی +

الجیریا۔ ۱۹ جون۔ فرانسیسی فوج تُبسا کو جو ٹیونس کے جنوب و مغرب کی طرف واقع ہی اور جہاں بیراوٹ نے مقدس جنگ کی منادی کی ہی روانہ کی گئی ہی +

کیپ ٹون۔ ۱۹ جون۔ زولو لینڈ کی خبر سے واضح ہوا ہی کہ دیسی لوگوں نے جوسٹی وادیو کے شریک ہیں ٹرنسوال پر یورش کی ہی +

شملہ۔ ۲۰ جون۔ آج مسٹر البرٹ صاحب نے ممالک متوسط کے مزارعان کے مسودہ پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتیکے وقت ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی جسکے بعد کئی ایک نکتہ چینیاں ہو کر بعض دفعات ترمیم کی گئیں اور مسودہ منظور ہوا +

پھر مسٹر البرٹ صاحب نے مسودات ذیل پیش کئے +

مسودہ ترمیم ایکٹ بمبئی مسافرخانہ جات ۱۸۶۷ء مسودہ بغرض تفویضگی اختیارات اجرائے ٹریوسے رنگون میں۔ مسودہ حفاظت ایجاد جو ہندوستان کی نمائشوں میں نمودار ہوں۔ آخری مسودہ کی نسبت گورنمنٹ متوجہ کی گئی کہ بدون ایسے قانون کے غیر رجسٹر شدہ ایجادوں کے موجد اپنی ایجادیں نمودار کرنے سے رُک جائینگے۔ اس قانون سے صرف کلکتہ کی آئیندہ نمائش کی اغراض ہی پوری نہیں ہوتیں بلکہ ہر ایک نمائش پر حاوی ہوگا جو ہند میں اُسکے بعد بھی ہونگی +

پیرس۔ ۲۰ جون۔ فرانسیسی فوج نانشر پر دونہیں پڑہیگی بلکہ ٹماٹیو میں اپنی موجودہ حالت سے رضامند ہو کر ہوائی لوگوں کی اطاعت کی منتظر رہیگی +

لنڈن۔ ۲۱ جون۔ سر ولیم برینڈن صاحب ٹرنسوال کے کمشنر مقرر ہوئے ہیں +

کلکتہ۔ ۲۲ جون۔ انگلشمین لکھتا ہی کہ ۲۰ ماہ حال کو ۲ بجے شام کے مسٹر البرٹ صاحب کے مسودہ کے مخالف جلسہ جیسی حال لنڈن میں جمع ہو نیوالا ہی جسکے سر الگزنڈر ارباتھنات صاحب پریزیڈنٹ ہونگے اور کئی ایک سپیچیں دیجاوینگی۔ مسودہ کے مخالف ۲ سو ۰۰ سرکاری اور غیر سرکاری عمائد نے میموریل پر دستخط ثبت کئے ہیں +

سرحد بلوچستان۔ گورنمنٹ بمبئی نے انتہری سرحد بلوچستان کا ابتک یہہ انتظام کیا ہو کہ ایک اسکواڈرن پہلے سندہ رسالہ کو فوراً تھل چوٹالی جانے کا حکم ہوا کہ وہاں کے تھانہ کو عانت دے اور نمبر ۵ کوہی توپخانہ متعینہ پونا اور سینڈ کوارٹر اور ایک بازو گلوسیسٹر پلٹن مقیم کراچی معہ باقی دوسرے رسالہ سندہ مقیم جیکب آباد اور تیسری بلوچی پلٹن موجودہ حیدرآباد سندہ کے اُس طرف جانے کے واسطے متنبہ کر دئے گئے ہیں اگر کوچ کی تو حیدرآباد میں ایک کمپنی گلوسیسٹر ہوگی اور ایک بازو کراچی سے دوسری بلوچی پلٹن کا آئیگا +

لنڈن۔ جناب ملکہ معظمہ نے حکم دیا کہ ذیل کی ہندوستانی پلٹن رسالے اپنے نشانوں پر مصر ۱۸۸۲ء اور تل الکبیر منقوش کرائینگے۔ اُنہوں نے جنگ میں جو دوسرے روز ناموری کی اُسکا یہہ صلہ ہی۔ دوسرا رسالہ بنگالہ۔ چہٹا رسالہ بنگالہ تیسل لانسر رسالہ بنگالہ۔ مدراس سفرمینا پلٹن۔ ساتویں بنگالہ ہندی پلٹن۔ بیسویں پنجاب ہندی پلٹن۔ انتیسویں بمبئی ہندوستانی پلٹن +

برہما کا سفیر فرانس میں جا پہنچا +

عرب کے سردار سلطان روم کی مخالفت پر آمادہ ہو رہے ہیں +

لودیانہ

گرمی کی از حد گرما گرمی ہے۔ دن رات یکساں حالت ہے۔ ہر وقت پسینہ جاری ہے اور اگر ہوا چلتی ہے رات ہو یا دن گرم چلتی ہے۔ کل تمام دن ہوا کا زور اور گرد و غبار اُڑتا رہا۔ بارش کی اب بہت ہی ضرورت ہے ✣

سنیچر کے روز دریائے ستلج کے گذر گرہانہ پر ایک کشتی جسمیں برات بھی تھی اَور بہت مسافر سوار تھے کنارے سے چھوٹتے ہی غرق آب ہو گئی۔ اور بہت سے مسافر اور چند گاڑیاں ڈوب گئیں ✣

ضلع جالندھر اور لودیانہ کی پولیس تحقیقات کے واسطے موقع پر گئی ہوئی ہے اور یہہ موقع لودیانہ سے ۱۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ابھی تک یہہ تحقیق نہیں ہوا ہے کہ کسقدر مسافر ڈوبے اور کسقدر بچے۔ چند لاشیں تو تیرتی ہوئی دستیاب ہو گئی ہیں اور تا حال تحقیقات درپیش ہے ✣

آجکل شہر میں گرمی کے باعث لڑائی بھڑائی زیادہ رہتی ہے اور خاصکر گالی گلوج کا تو بازار ہی گرم ہو گیا ہے اور جہاں گالی گلوج ہوئی تو فوراً ۱۰ار خرچ عدالت میں جا کودتے ہیں۔ یہہ باتیں سب گرمی کی زیادتی ظاہر کر رہی ہیں ✣

شہر میں خربوزوں کی وہ کثرت ہے کہ الامان۔ اس کثرت پر پھر بھی بعض بعض جگہ سڑے۔ خراب۔ باسی وغیرہ خربوزوں کے انبار لگے رہتے ہیں جو رات کیوقت فروخت کئے جاتے ہیں اور اس سے قسم قسم کی بیماری کا احتمال ہے۔ دو روز سے پولیس نے اس طرف توجہ کی ہے یقین ہے کہ اب خراب خربوزے فروخت نہ ہونگے ✣

اشتہار

منادوں کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن کے علاقہ پسرور میں کثرت کام کے سبب چند مسیحی واعظوں کی ضرورت ہے۔ معمولی لیاقت کے آدمی درکار ہیں۔ ایسے جو غریبوں میں کام کرنے سے نفرت نہ کرتے ہوں۔ گر روحوں کی نجات کے عاشق ہوں وہ روحیں خواہ کیسی ہی ہوں۔ جن برادران کی درخواست پسند خاطر ہو گی اُن سے ماہوار کا بندوبست کیا جاویگا درخواستیں بجہ مشتہر کے پاس معہ واجبی اسناد بھیجی جاویں ✣

المشتہر

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس پسرور ضلع سیالکوٹ۔

المرقوم ۲۶ جون ۱۸۸۳ء

اشتہار

پنجاب یونیورسٹی انٹرنس کے سوالات کے کاغذات مفصلہ ذیل بابت ۱۸۸۲ء راقم کو درکار ہیں ✣

جس صاحب کے پاس ہوں وہ راقم کے پاس بھیجدے ✣

قیمت فی پرچہ عہ دیجاویگی ✣

فارسی۔ اُردو۔ سنسکرت

راقم

وارث الدین۔ عبائی سوداگر۔ امرتسر

خوشنویس کی ضرورت

ہم کو مشن پریس لودیانہ کے واسطے ایک خوشنویس کی جو کبھی چھاپخانہ میں کام کر چکا ہو اور خط بھی عمدہ ہو ضرورت ہے جس کسیکو ملازمت ہمارے مشن پریس میں کرنیکی ضرورت ہو درخواست اپنی معہ نمونہ خط کے چھاپہ کی سیاہی اور کاپی کے کاغذ پر لکھکر بھیجدے جس کا خط ہم کو پسند ہو گا اُسکے ساتھ تنخواہ کا تصفیہ کر کے بلا لیا جاویگا اور جس کا خط ہم کو پسند نہیں ہو گا اُس کو جواب بھی نہیں لکھا جائیگا ✣

المشتہر

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اطلاع

شایقین کی خدمت میں اطلاع کیجاتی ہے کہ ایک کتاب مسمی معیار المنطق جامع قواعد علم منطق مولوی محمد حسین صاحب ملازم امریکن مشن الہ آباد نے بزبان اُردو نہایت شرح و بسط سے تالیف کی ہے جسمیں اکثر ایسی باتیں ہیں جو کہ بھی منادوں کو بہت مفید ہیں اگرچہ کتاب مذکور بڑی ہے یعنے تخمیناً ۲۹۲ صفحوں میں ہو گی لیکن چھپنے کے بعد اسکی قیمت معہ محصول ڈاک پیشگی دینیوالوں کے واسطے ایک روپیہ سے زیادہ نہو گی اگر دو سو خریداروں کی درخواستیں ہمارے پاس آ جاوینگی تو فوراً اُسکا چھپنا شروع ہو جاویگا اور بعد اختتام خریداروں کے پاس بہت جلد بھیجی جاویگی ✣

مرقوم ۱۶ جون ۱۸۸۳ء

المشتہر

پادری جے۔ جی۔ آر ینگ صاحب از الہ آباد

معیار المنطق اُردو

بجناب مولوی محمد حسین صاحب ملازم امریکن مشن الہ آباد

یہہ مولویصاحب درحقیقت بڑے کامل اُستاد ہیں۔ اُردو زبان کی صرف اور نحو میں راقم نے بہتیرے رسالے دیکھے۔ لیکن جیسی نادر کتاب اُردو زبان کی صرف و نحو میں مولینا صاحب ممدوح الاوصاف کی ہے کوئی رسالہ ویسا نہیں۔ مولویصاحب موصوف کی کتاب مذکور بڑی مفصل کتاب ہے یہاں تک کہ ہم نے آج تک کوئی ایسی کتاب مفصل نہیں دیکھی۔ چونکہ مولوی صاحب ایک برجستہ محقق آدمی ہیں اسلئے کتاب مذکور میں انکا ہر ایک دعویٰ اُستادوں کی سندوں سے مدلل ہے۔ انکی یہہ کتاب معیار المنطق بھی کامل اُمید ہے کہ بہت نادر کتاب ہو گی اور ہم پیشینگوئی کرتے ہیں کہ اسکی خوب قدر ہو گی۔ میرے ایک چھوٹے سے رسالے علم منطق اُردو کی خوب قدر ہوئی اور ڈاکٹر ہکاٹ صاحب بالقابہ کے رسالے کو الف المنطق کی تو بہت ہی قدر ہوئی مولویصاحب موصوف کے مندرجہ عنوان رسالے کی بھی بہت ہی قدر ہو گی ✣

راقم صوبہ اودھ کے متعلق ایک پنجابی پادری

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا